سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

ریاست اتر پردیش
بنام
نند کمار اگروال اور دیگران

19 نومبر 1997

[سجاتا وی۔منوہر اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز]

اربن لینڈ (سیلنگ اینڈ ریگولیشنز) ایکٹ، 1976- دفعہ 2، 6(1)، 33 زرعی زمین ہونے کے ناطے حد سے استثنیٰ کا دعوی- یہ متعلقہ تاریخ پر زمین کا اصل استعمال ہے، جو اس کی حیثیت کو زرعی یا دیگر طور پر طے کرے گا- حالانکہ ریونیو ریکارڈ نے اسے زرعی زمین کے طور پر دکھایا اور ماسٹر پلان کے مطابق یہ زراعت کے لئے ہونا تھا، اس کا استعمال اینٹ بنانے کے لئے اس تاریخ پر کیا گیا تھا جس تاریخ سے یہ قانون نافذ ہوا تھا، اور اس لئے اس سے مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا ہے- یہ بنیادی استعمال ہے جو زمین کی اصل نوعیت کا فیصلہ کرے گا چاہے اس کا ایک حصہ زراعت کے لئے ہی کیوں نہ استعمال کیا جائے- شہری آبادی کے اندر زمین اگر زرعی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے تو 'شہری زمین' نہیں ہوگی۔

ریاست کی جانب سے اس اپیل میں شامل سوال یہ ہے کہ کیا ان زمینوں کو جو اصل میں اینٹ بنانے کے لئے استعمال کی گئی تھیں لیکن ریونیو ریکارڈ میں درج کی گئی تھیں اور جن کا ماسٹر پلان میں بتایا گیا مقصد زراعت تھا، انہیں اربن لینڈ (سیلنگ اینڈ ریگولیشنز) ایکٹ کے تحت حد سے مستثنیٰ قرار دیا جاسکتا ہے۔ مجاز اتھارٹی اور ڈسٹرکٹ جج نے اپیل پر حد سے استثنیٰ دینے سے انکار کر دیا تھا لیکن عدالت عالیہ نے ریونیو ریکارڈ اور ماسٹر پلان میں بیان کردہ مقصد پر بھروسہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ زرعی زمین ہے اور اس لیے حد کے تابع نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ:1۔ عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست نہیں تھا کہ زمین بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال کی جا رہی تھی، صرف ماسٹر پلان میں مقصد کی بنیاد پر، جسے زراعت (کرشی بھومی) کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور یہ کہ زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے اربن سیلنگ ایکٹ کی دفعہ 2 کی شق (او) پر وضاحت بی کو غلط طریقے سے لاگو کیا ہے۔ صرف اس لئے کہ زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہاں زمین بنیادی طور پر پہلے جواب دہندہ کے اینٹ بھٹے کے کاروبار کے مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اگر زمین کا ایک چھوٹا سا حصہ زراعت کے مقصد کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے تو یہ مادی نہیں ہے۔ (235-ڈی-ایف)

2۔ پہلے مدعا علیہ نے سکریٹری لوکل سیلف گورنمنٹ لکھنؤ کے سامنے ایک حلف نامہ داخل کیا تھا جس کا مقصد گاوں پاڑہ کی زمین کو 'آپریشنز' سے خارج کرنے کی مانگ کرنا تھا۔ پہلے مدعا علیہ کے اس حلف نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ زیر بحث زمین بنیادی طور پر اینٹ بھٹے کے کاروبار کے مقصد سے استعمال کی جا رہی تھی۔ ماسٹر پلان میں اس علاقے کو بلا شبہ زراعت کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ شہری آبادی کی تعریف میں مذکور شیڈول سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ زیر بحث علاقہ شہری آبادی کے اندر آتا ہے کیونکہ یہ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن (لکھنؤ نگر مہاپالیکا) کے مضافاتی علاقے میں واقع ہے۔ زیر بحث زمین شہری زمین نہیں ہوگی اگر چہ یہ شہری آبادی کی حدود میں واقع ہے، اگر چہ یہ بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ بھٹہ چلانا یقینی طور پر زراعت کا مقصد نہیں ہو سکتا۔ (231-جی؛234-جی-ایچ)

3۔ یہ درست ہے کہ زیر بحث زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ زمین بھٹہ کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا زیر بحث زمین اگر چہ مقررہ دن پر زراعت کے مقصد سے استعمال کی جا رہی تھی، پہلے جواب دہندہ کی تعریف اور 13 اگست 1976 کے حلف نامہ کو دیکھ کر یہ واضح ہے کہ زیر بحث زمین زراعت کے مقصد کے لئے استعمال نہیں کی جا رہی ہے۔ (235-بی)۔

4۔ شق (او) کی وضاحت کے تحت زراعت کا ایک محدود معنی ہے۔ اس میں باغبانی شامل ہے لیکن اس میں ہر قسم کے پودوں کی کاشت یا جانوروں یا پرندوں کی پرورش شامل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہنا کہ زمین بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہے، یہ کافی نہیں ہے چاہے زمین کو زراعت کے مقصد کے لئے استعمال ہونے والے مقررہ دن سے پہلے ریونیو ریکارڈ میں درج کیا جائے یا اگر ماسٹر پلان میں داخل کیا جائے تو زراعت کے علاوہ زمین کا مقصد بھی ملتا ہے۔ موجودہ معاملے میں اگرچہ (بی) اور (سی) وضاحت سے مطمئن ہیں (اے) کیونکہ جس مقصد کے لئے زمین، اگرچہ زراعت اور اس طرح ریونیو ریکارڈ میں درج ہے، اینٹ بھٹی چلانے کے لئے استعمال کی جا رہی تھی۔ (235-سی-ڈی)۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 7168 آف 1996۔

ڈبلیو۔ پی۔ میں عدالت عالیہ کے 20.10.89 کے فیصلے اور حکم سے نمبر 1242 آف 1986۔

درخواست گزار کی طرف سے جی۔ کے۔ ماتھر، اروند کمار شکلا اور اشوک کے شریواستو شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی جانب سے ارون سیکریٹری مسز، مدھو سیکری اور وی۔ کے۔ راؤ شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا :

ڈی پی وادھوا، جسٹس : یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے اس فیصلے کے خلاف ہے جس میں پہلے مدعا علیہ کی جانب سے دائر رٹ پٹیشن کو منظور کیا گیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ لکھنؤ مہا پالیکا کی حدود میں آنے والے گاوں پارہ میں شامل زرعی زمین کو شہری اراضی (سیلنگ اینڈ ریگولیشنز) ایکٹ، 1976 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت استثنٰی حاصل ہے۔

اس اپیل میں شامل مسئلہ بہت تنگ ہے۔ 17 فروری 1976 کو اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد پہلے مدعا علیہ نے ایکٹ کی دفعہ 6(1) کے تحت ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی مجاز اتھارٹی کے سامنے

گوشوارے جمع کرائے۔ پہلے مدعاعلیہ نے اپنی جائیدادوں کی تفصیلات دیں اور ایسی ہی ایک جائیداد گاوں پارہ میں ۱۶بیگھہ ۱بسوا۷ بسوانسی کی زمین تھی۔مجاز اتھارٹی نے ریٹرن کا جائزہ لینے کے بعد پہلے مدعاعلیہ کو ایک مسودہ بیان بھیجا جس میں گاوں پاڑہ کی زمین کو زرعی زمین کے طور پر دکھایا گیا تھا۔تاہم،انہوں نے ایکٹ کے تحت طے شدہ پیرامیٹرز کو لاگو کرنے کے بعد اس زمین کو اضافی زمین بنانے کی تجویز پیش کی۔اس اپیل میں ہمیں پہلے مدعاعلیہ کی دیگر جائیدادوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

مجاز اتھارٹی کے حکم کے خلاف پہلے مدعاعلیہ نے ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ جج کے سامنے اپیل دائر کی جس نے اپیل خارج کر دی۔ناراض ہو کر پہلے مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ گاوں پاڑہ میں زرعی زمین کو اضافی زمین قرار نہیں دیا جاسکتا ہے اور حد کا تعین کرتے وقت اس کو دھیان میں نہیں رکھا جاسکتا ہے۔مجاز اتھارٹی اور ضلعی عدالت کے فیصلوں کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور عدالت عالیہ نے فیصلے میں درج مشاہدات اور نتائج کی روشنی میں اضافی زمین کا تعین کرنے کے لئے مجاز اتھارٹی کو واپس بھیج دیا۔

غور طلب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا گاوں پارہ کی زمین جو کارروائی کا موضوع ہے،متعلقہ وقت پر بنیادی طور پر زرعی مقاصد کے لئے استعمال کی گئی تھی،جب یہ قانون نافذ ہوا تھا؟اس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمیں ایکٹ کے سیکشن 2 میں ماسٹر پلان (شق ایچ)،شہری آبادی (شق این)،شہری زمین (شق او)، شہری زمین (شق پی) اور خالی زمین (شق کیو) سے متعلق مختلف تعریفوں کا حوالہ دینا پڑسکتا ہے۔لیکن اس سے پہلے ہم 13 اگست 1976 کے ایک حلف نامہ کا حوالہ دے سکتے ہیں،جو پہلے مدعاعلیہ نے لکھنؤ کے لوکل سیلف گورنمنٹ سکریٹری کے سامنے دائر کیا تھا،جس کا مقصد گاوں پاڑہ کی زمین کو" چھت کے کاموں" سے خارج کرنے کی مانگ کرنا تھا۔اس حلف نامہ میں پہلے جواب دہندہ نے کہا کہ وہ اینٹ بھٹے کا کاروبار کر رہا تھا اور اس کا بھٹہ گاوں پاڑہ،تحصیل اور ضلع لکھنؤ میں تھا اور اینٹ بھٹہ 16 بیگھہ 1 بسوا 7 بسواسی کے علاقے پر محیط تھا جس میں سے اینٹ کا بھٹہ دراصل تقریبا 7 سے 8 بیگھہ میں چل رہا تھا اور 2 بیگھہ میں اینٹ بھٹے کے ڈھانچے کے ساتھ 8 بیگھہ زمین اب بھی دستیاب ہے۔اینٹوں کے بھٹے کا مقصد۔ پہلے جواب دہندہ نے اس حلف نامہ میں مزید کہا کہ اینٹ بھٹے کا کاروبار ان کے والد کے زمانے سے ان کے خاندان میں چل رہا تھا اور وہ ان کی روزی روٹی کے اہم ذرائع میں سے ایک تھا۔انہوں نے کہا کہ اس ایکٹ کے تحت اینٹوں کے

بھٹے کے کاروبار سے منسلک علاقے کو خاص طور پر خارج نہیں کیا گیا ہے لیکن حکومت کے پاس اس سے مستثنیٰ ہونے کا اختیار ہے۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ اینٹوں کے بھٹوں کا کاروبار اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مٹی کھودنے اور تیار کردہ کچے 7 اینٹوں کو خشک کرنے کے لئے خاطر خواہ رقبہ دستیاب نہ ہو اور ان کی رہائش گاہوں کے لئے اینٹوں کی تہوں کی جھونپڑیوں کے لئے بھی جگہ کی ضرورت ہو۔ تیار کردہ اینٹوں کو اسٹیکنگ کرنے کے لئے بھی علاقے کی ضرورت تھی۔ لہٰذا پہلے مدعاعلیہ نے استدعا کی کہ گاوں پارہ میں چک نمبر 1341 میں ان کی بھٹہ اراضی کو چھت سے باہر رکھنے کا حکم دیا جائے۔ پہلے مدعاعلیہ کے اس حلف نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ زیر بحث زمین بنیادی طور پر اینٹ بھٹے کے کاروبار کے مقصد کے لئے استعمال کی جا رہی تھی۔ اتر پردیش اربن پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ، 1973 کے تحت تیار کردہ لکھنؤ کے ماسٹر پلان کو ریکارڈ میں لایا گیا ہے، جس میں گاوں کا پارہ بھی شامل ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زیر بحث زمین لکھنؤ نگر مہا پالیکا کی حدود میں آ رہی ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 2 میں شامل تعریفوں پر واپس آتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(ایچ) "ماسٹر پلان" سے مراد وہ منصوبہ (جسے کسی بھی نام سے پکارا جائے) کسی بھی قانون کے تحت اس وقت نافذ العمل ہے یا ریاستی حکومت کی طرف سے اس علاقے یا اس کے حصے کی ترقی کے لئے دیئے گئے حکم کی تعمیل میں تیار کیا گیا ہے اور اس طرح کی ترقی کے مراحل کا اہتمام کیا جائے گا۔

(این) "شہری آبادی"

(اے) شیڈول 1 کے کرنل (1) میں بیان کردہ کسی بھی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کے بارے میں ہے۔

(i) اس کے کالم (2) میں متعلقہ اندراج میں بیان کردہ شہری آبادی اور اس میں کرنل (3) میں متعلقہ اندراج میں بیان کردہ مضافاتی علاقہ شامل ہے : اور

(ii) کوئی بھی دوسرا علاقہ جسے ریاستی حکومت مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری سے اس کے مقام، آبادی (آبادی ایک لاکھ سے زیادہ) اور اس طرح کے دیگر متعلقہ عوامل کے پیش نظر، جیسا کہ معاملے کے حالات کی ضرورت ہو، سرکاری گزٹ میں ایک شہری آبادی قرار دیے گئے نوٹیفکیشن کے ذریعہ اور اس طرح اعلان کردہ کسی بھی گروہ کو اس شیڈول اور مضافاتی علاقے میں زمرہ ڈی کا حصہ سمجھا جائے گا۔ ایک کلومیٹر ہو جائے گا۔

(بی) کسی دوسری ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کے تعلق سے مراد وہ علاقہ ہے جسے ریاستی حکومت مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ اس کے مقام، آبادی (آبادی ایک لاکھ سے زیادہ) اور ایسے دیگر متعلقہ عوامل کے لحاظ سے سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے دیکھ سکتی ہے۔ اس طرح اعلان کردہ کسی بھی گروہ کو شہری آبادی قرار دیا جائے گا اور اس طرح اعلان کردہ کسی بھی گروہ کو سیکشن 1 میں کیٹیگری ڈی سے تعلق رکھنے والا سمجھا جائے گا اور اس لئے مضافاتی علاقہ ایک کلومیٹر ہوگا۔

(o) ''شہری زمین'' کا مطلب ہے،

(i) کوئی بھی زمین جو کسی شہری آبادی کی حدود کے اندر واقع ہو اور جسے اس طرح کہا جاتا ہو، ماسٹر پلان ہے۔ یا

(ii) ایسے معاملے میں جہاں کوئی ماسٹر پلان نہیں ہے، یا جہاں ماسٹر پلان میں کسی بھی زمین کو شہری زمین نہیں کہا گیا ہے، شہری آبادی کی حدود کے اندر کوئی زمین اور میونسپلٹی کی مقامی حدود میں شامل کسی بھی علاقے میں واقع ہے (جسے بھی نام سے پکارا جاتا ہے)، ایک نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی، ایک ٹاؤن ایریا کمیٹی، ایک سٹی اینڈ ٹاؤن کمیٹی، ایک چھوٹا سا ٹاؤن کمیٹی، ایک کنٹونمنٹ بورڈ یا پنچایت، لیکن اس میں ایسی کوئی زمین شامل نہیں ہے جو بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

وضاحت۔اس شق اور کلاز (او) کے مقصد کے لئے ۔

(اے) ” زراعت“ میں باغبانی شامل ہے،لیکن اس میں شامل نہیں ہے،۔

(i) گھاس اگانا،

(ii) ڈیری فارمنگ،

(iii) پولٹری فارمنگ،

(iv) لائیوسٹاک کی افزائش،اور

(v) ایسی کاشت،یا ایسے پودے کی افزائش،جو تجویز کی جائے؛

(ب) زمین کو بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال نہیں سمجھا جائے گا،اگر ایسی زمین زراعت کے مقصد کے لئے مقررہ دن سے پہلے ریونیو یا لینڈ ریکارڈ میں درج نہیں کی گئی ہے:

بشرطیکہ اگر کسی زمین پر زراعت کے مقصد سے مقررہ دن سے پہلے ریونیو یا لینڈ ریکارڈ میں درج کیا گیا ہو تو ایسی عمارت موجود ہے جو فارم ہاوس کی نوعیت میں نہیں ہے،تو اس عمارت کے زیر قبضہ زمین کا زیادہ تر حصہ بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال نہیں سمجھا جائے گا:

بشرطیکہ اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کوئی عمارت فارم ہاؤس کی نوعیت میں ہے تو ایسا سوال ریاستی حکومت کو بھیجا جائے گا اور اس پر ریاستی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(ج) اس وضاحت کی شق (بی) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، زمین کو بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال نہیں سمجھا جائے گا اگر زمین کو زراعت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے ماسٹر پلان میں متعین کیا گیا ہے۔

(پ) ''شہری زمین'' سے مراد شہری آبادی کے اندر واقع زمین ہے، لیکن شہری زمین نہیں ہے۔

3 (ق) ''خالی زمین'' سے مراد وہ زمین ہے جو بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال نہیں ہوتی ہے، شہری آبادی میں : لیکن اس میں شامل نہیں ہے۔

(i) وہ زمین جس پر عمارت کی تعمیر اس علاقے میں نافذ بلڈنگ ریگولیشنز کے تحت جائز نہ ہو جس میں ایسی زمین واقع ہو؛

(ii) ایسے علاقے میں جہاں بلڈنگ ریگولیشنز موجود ہوں، کسی بھی عمارت کے زیر قبضہ زمین جو مقررہ دن سے پہلے تعمیر کی گئی ہو، یا تعمیر کی جا رہی ہو، مناسب اتھارٹی کی منظوری سے اور ایسی عمارت کے لیے مختص زمین؛ اور

(iii) ایسے علاقے میں جہاں عمارت کے قواعد وضوابط نہ ہوں، کسی عمارت کے زیر قبضہ زمین جو مقررہ دن سے پہلے تعمیر کی گئی ہو یا تعمیر کی جا رہی ہو اور ایسی عمارت کے لیے مختص زمین:

بشرطیکہ اگر کوئی شخص عام طور پر اپنے مویشیوں کو ڈیری فارمنگ کے مقصد کے علاوہ یا زندہ اسٹاک کی افزائش کے مقصد کے علاوہ کسی گاوں میں واقع کسی بھی زمین پر رکھتا ہے (جسے ریونیو ریکارڈ میں گاوں کے طور

پر بیان کیا گیا ہے)،تو مقررہ دن سے پہلے اس طرح کے مویشیوں کو رکھنے کے لئے عام طور پر استعمال کی جانے والی زمین کی اتنی بڑی مقدار خالی زمین نہیں سمجھی جائے گی۔اس شق کے مقصد کے لئے۔"

ماسٹر پلان میں اس علاقے کو بلا شبہ زراعت کے طور پر دکھایا گیا ہے۔اگر ہم شہری آبادی کی تعریف میں مذکور شیڈول کا حوالہ دیں تو یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ زیر بحث علاقہ شہری آبادی کے اندر آتا ہے کیونکہ یہ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن (لکھنؤ نگر مہا پالیکا) کے مضافاتی علاقے میں واقع ہے۔زیر بحث زمین شہری زمین نہیں ہوگی اگرچہ یہ شہری آبادی کی حدود میں واقع ہے،لیکن اسے بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔بھٹہ چلانا یقینی طور پر زراعت کا مقصد نہیں ہوسکتا۔پہلے مدعا علیہ کے وکیل روہتگی نے کہا کہ شق (او) کی وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت میں کیا شامل نہیں ہے اور چونکہ بھٹہ اس میں شامل نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بھٹہ چلانا زراعت کا مقصد ہوگا۔ہمیں اطاعت میں کوئی حقیقت نہیں ملتی ہے۔یہ درست ہے کہ زیر بحث زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ زمین بھٹہ کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اگرچہ زیر بحث زمین بنیادی طور پر مقررہ دن پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال کی جا رہی تھی؟ مذکورہ بالا تعریفوں اور 13 اگست 1976ء کے پہلے مدعا علیہ کے حلف نامہ کو دیکھ کر یہ واضح ہے کہ زیر بحث ریت کا استعمال بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے نہیں کیا جا رہا ہے۔شق (او) کی وضاحت کے تحت زراعت کے محدود معنی ہیں۔اس میں باغبانی شامل ہے لیکن اس میں ہر قسم کے پودوں کی کاشت یا جانوروں یا پرندوں کی پرورش شامل نہیں ہے۔یہ کہنے کے علاوہ کہ زمین بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے،یہ کافی نہیں ہے،چاہے زمین کو زراعت کے مقصد کے لئے استعمال ہونے والے مقررہ دن سے پہلے ریونیو ریکارڈ میں درج کیا جائے یا اگر ماسٹر پلان میں داخل کیا گیا ہے تو زراعت کے علاوہ زمین کا مقصد دیا جاتا ہے۔موجودہ معاملے میں اگرچہ (بی) اور (سی) وضاحت سے مطمئن ہیں لیکن (اے) وہ مقصد نہیں ہے جس کے لئے زمین،حالانکہ زراعت اور اس طرح ریونیو ریکارڈ میں درج ہے،اینٹ بھٹی چلانے کے لئے استعمال کی جا رہی تھی۔لہٰذا عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست نہیں تھا کہ زمین بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے صرف ماسٹر پلان کے مقصد کی بنیاد پر استعمال کی جا رہی ہے جسے زراعت (کرشی بھومی) کہا گیا ہے اور یہ کہ زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے،عدالت عالیہ نے قانون کی دفعہ 2 کی شق (او) میں وضاحت بی کو غلط طریقے سے لاگو کیا ہے۔صرف اس لئے کہ زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ زمین کو ریونیو ریکارڈ میں درج کیا

گیا ہے۔کہ یہ بنیادی طور پر زراعت کے مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہاں زمین بنیادی طور پر پہلے جواب دہندہ کے اینٹ بھٹے کے کاروبار کے مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔اگر زمین کا ایک چھوٹا سا حصہ زراعت کے مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جا رہا تھا تو یہ مادی نہیں ہے۔

اس کے مطابق، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور مجاز اتھارٹی اور ضلع جج کے فیصلے کو اس حد تک بحال کیا جاتا ہے کہ گاؤں پارہ کی زمین اس قانون کی دفعات سے مستثنیٰ نہیں ہے اور ایکٹ کے تحت حد کی حد کا تعین کرتے وقت اس کو دھیان میں رکھا جا سکتا ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

آئی ایم اے

اپیل منظور کی جاتی ہے

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document